ماہنامہ
فیض عالم
بہاولپور پنجاب پاکستان
مفسر اعظم پاکستان فیض ملت علامہ الحاج
محمد فیض احمد اویسی رضوی
مدیر اعلیٰ
صاحبزادہ محمد عطاء الرسول اویسی
مدیر
صاحبزادہ محمد فیاض احمد اویسی
مقام اشاعت
دارالعلوم جامعہ اویسیہ رضویہ
سیرانی مسجد بہاولپور پاکستان

آپ کی خصوصی توجہ اور آپ سہولت کے لئے

☆ ماہنامہ فیض عالم میں حضرت فیض ملت حضور مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے ہزاروں غیر مطبوعہ علمی، تحقیقی مذہبی مسودہ جات قسط وار شائع ہو رہے ہیں آپ رسالہ کا مکمل مطالعہ ضرور فرمائیں۔

☆ علمی یا طباعتی اغلاط سے ادارہ کو ضرور آگاہ کریں۔

☆ سال کے بارہ شمارے مکمل ہونے پر جلد بندی ضرور کرا لیں اس طرح آپ کے پاس علمی مواد محفوظ ہو کر آپ کی لائبریری کی زینت رہے گا اور ردی ہونے سے بچ جائیگا۔

☆ ہر ماہ ۱۵ تاریخ تک رسالہ نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ طلب کریں (لیکن ڈاک چوروں اور ڈاک خوروں کے محاسبہ کے بعد)

☆ آپ کو جب چندہ ختم ہونے کی اطلاع ملے تو پہلی فرصت میں چندہ ارسال کریں وی پی طلب کرنے کی صورت میں آپکو اضافی رقم ادا کرنا پڑے گی اس لیے چندہ بذریعہ منی آرڈر یا ڈرافٹ ایم سی بی عیدگاہ برانچ بہاولپور کھاتہ نمبر 6-464 رسال کریں۔

☆ جس پتہ پر آپ کے نام رسالہ آرہا ہے اگر اس میں کوئی تبدیلی مقصود ہو تو جلد آگاہ فرمائیں۔

☆ دینی، دنیاوی، اصلاحی، عقائد، شرعی، روحانی، سائنسی و دیگر اہم معلومات کے لئے حضور مفسرِ اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہ کے رسائل کا مطالعہ فرمائیں اور اپنے حلقہ احباب کو بھی دعوت دیں خصوصاً اپنے بچوں کو مطالعہ کا عادی بنائیں مزید معلومات کے لیے ہماری ویب سائٹ بھی آپ اپنی اسکرین پر ملاحظہ کریں

(www.faizahmedowaisi.com)

☆ خط لکھتے وقت بامقصد بات لکھیں طوالت سے ہر صورت اجتناب کریں ورنہ جواب دینے میں خاصی دشواری ہوتی ہے جوابی امور کے لیے لفافہ ارسال کرنا نہ بھولیں شرعی، فقہی، سوالات براہ راست دارالافتاء جامعہ اویسیہ کے نام بھیجا کریں۔ (مدیر)

میانوالی میں گیارواں دورہ قرآن اختتام پذیر ہوا

حضرت علامہ پیرزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی نے دورہ تفسیر القرآن کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مرکز اہلسنت جامعہ غوثیہ واحدیہ فیض العلوم میانوالی میں آج سے ۱۱ سال قبل حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان محدث بہاولپور نے دورہ تفسیر القرآن کا آغاز کرایا تھا جو ہر سال باقاعدگی سے پڑھایا جارہا ہے اس سال ۸۰ کے قریب طالبات اور ۲۵ طلباء نے دورہ شریف میں شرکت کی۔ شرکائے دورہ کو مختلف اہم موضوعات پر نوٹس تیار کرائے گئے۔ (پیرزادہ سید محمد پارسا شاہ قادری ناظم اعلیٰ جامعہ ہذا)

آہ گلشن اویسیہ کا مہکتا پھول مرجھا گیا

محمد غلام اویس اُویسی

علامہ عاشق مصطفیٰ قادری کی جدائی کے آنسو ابھی خشک نہ ہوئے تھے کہ ہمارے خانوادہ گلشن اویسیہ کا مہکتا پھول نواسہ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نوراللہ مرقدہٗ جواں سال عزیزم مولانا قاری محمد غلام اویس اویسی کو پیغام اجل آن پہنچا عرصہ تین ماہ قبل گردے کی پتھریوں کا عارضہ کینسر ثابت ہوا بہاولپور کے ڈاکٹروں نے لاہور شیخ زید ہسپتال ریفر (Refer) کیا وہاں ٹیسٹ ہو رہے تھے کہ انمول ہسپتال لاہور بھیجا گیا وہاں کوئی دوائی کارگر ثابت نہ ہوئی شب منگل لاہور سے بڑی امیدوں کے ساتھ ہمارے خانوادے کے افراد مریض کو واپس بہاولپور لائے صبر وتحمل و بردباری اور خندہ پیشانی سے عزیزم محمد اویس نے بیماری کا جواں مردی کے ساتھ مقابلہ کیا۔ بالآخر ۲۳ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ مطابق ۲۲ جون ۲۰۱۴ء اتوار صبح ۸ بجے اپنی جان جاں آفریں کے سپرد کردی ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ'' اسی دن ان کا جنازہ زرعی آلات ورکشاپ بہاولپور کے گراؤنڈ میں ان کے والد گرامی حضرت مولانا الحاج حافظ ماجد حسین اویسی نے پڑھایا فقید المثال جنازہ تھا سخت گرمیوں میں آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے مدینہ منورہ سے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جنازہ کو حسین بنائے ہوئے تھیں جنازہ میں علماء ومشائخ عظام حفاظ آئمہ وخطباء کی کثیر تعداد تھی۔

موصوف بہاولپور کی جدید فروٹ منڈی کی جامع مسجد بہارِ مدینہ کے امام وخطیب تھے۔ انتہائی خاموش طبع تھے، بااخلاق ملنسار تھے، شرافت وسادگی اور بڑوں کا احترام چھوٹوں سے شفقت جیسے اوصاف سے پہچانے جاتے تھے۔ جوان سال کے بیٹے کی موت خانوادہ اویسیہ کے لیے ناقابلِ برداشت صدمہ کا باعث بنی صبر کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے انہیں جامعہ سیرانیہ گلشن اویس گلی نمبر 4 بہاولپور میں سپرد خاک کیا گیا جہاں تعلیم قرآن کا سلسلہ جاری ہے۔

اپنے پسماندگان میں والدین، چار بھائی، دو بہنیں، ایک بیوہ دو بیٹے (محمد ابوبکر اویس، محمد عمر اویس) چھوڑ گئے۔

ان کے ایصالِ ثواب کے لئے مکہ مکرمہ میں الحاج محمد ارشد مہتمم جامعہ فیض مدینہ یزمان اور مدینہ منورہ میں ان کے ماموں جگر گوشہ فیض ملت علامہ محمد ریاض احمد اویسی اور قاری ریاض احمد گولڑوی محترم محمد علی، الحاج ملک اللہ بخش کلیار، دبئی میں محمد علی اویسی، محمد اویس اویسی، میانوالی میں حضرت پیرزادہ سید محمد منصور شاہ اویسی، سرگودھا میں الحاج باباجی محمد حنیف

مدنی قادری اویسی نے فاتحہ خوانی اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا۔

قل شریف کی تقریب ۲۶ شعبان المعظم بدھ صبح آٹھ بجے گلشن اویس بہاولپور میں قل شریف کی محفل ہوئی علماء کرام ومشائخ عظام کا جم غفیر تھا تلاوت ونعت خوانی کے بعد علماء کرام نے اپنے بیانات میں عزیزم حافظ قاری محمد غلام اویس اویسی کی دینی مذہبی خدمات پر انہیں زبردست خراج عقیدت پیش کیا۔ مختلف مدارس ودرگاہوں کی طرف سے سینکڑوں ختمات، قرآن پاک، کلمہ شریف درود پاک اور اوراد و وظائف پڑھ کر جمع کرائے گئے۔ ان کے چہلم شریف کی تقریب حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری کے سالانہ عرس مبارک ۱۶، ۱۷، ۱۸ اگست جمعہ تا اتوار کے موقعہ پر جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں ہوگی احباب اوراد و وظائف کے ثواب کے ساتھ شرکت کریں۔

مزارات مقدسہ کے دشمنوں کو پہچانیں

بغداد (نیوز ڈیسک) صرف چند روز میں عراق کے متعدد شہروں پر قبضہ کرنے والی انتہا پسند تنظیم ISIS (داعش) نے اپنے زیر کنٹرول علاقے کی گورننس کے لئے 10 نکات کا اعلان کر دیا ہے۔ ان نکات میں ۹ نمبر پر یہ ہے کہ (9) مزاروں اور قبروں پر ہماری پوزیشن واضح ہے تمام کو مسمار کر دیا جائے گا۔ (روزنامہ پاکستان ۱۵ جون ۲۰۱۴)

☆ داعش کے تکفیری دہشتگردوں نے حضرت غوث اعظم عبد القادر جیلانی کے اصحاب کے مزارات موصل کے مضافات میں مسمار کر دیئے۔ ان تکفیری دہشت گردوں نے انبیاء کرام علیہم السلام، اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اولیاء کرام رحمہم اللہ علیہم کے مزارات کی توہین کرنا اپنا مقصد بنایا ہوا ہے یہ انہی کی اولاد ہیں جس نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ظلم وستم کے پہاڑ توڑے تھے اور آج وہ اسلام کا حلیہ بگاڑ رہے ہیں۔

ایسے حکمران آئینگے؟ بھول جائیے

☆ جہاں ایک سبزی فروش چار اچھے ٹماٹروں کے ساتھ نظر بچا کر دو گلے سڑے ٹماٹر بھی ڈال دے۔

☆ جس ملک میں گائیں بھینسوں کی ہڈیوں اور مرغیوں کے پنجوں سے خوردنی تیل بنایا جاتا ہو۔

☆ جدھر رمضان المبارک کے مقدس مہینے میں ذخیرہ اندوزی کر کے ناجائز فائدہ اٹھایا جاتا ہو۔

☆ جس دھرتی میں چپراسی فائل آفیسر کے پاس پہنچانے کے لئے چائے پانی کا مطالبہ کرتا ہو۔

☆ جہاں سڑک کے کنارے کھڑے قانون کے محافظ قانون کا سودا صرف تیس چالیس روپیہ میں کر دیں۔

☆ جہاں دین کی بات کرنے پر گولی کا خوف ہو۔

☆ جہاں پڑوسی کی لاش پانچ پانچ دن تک گھر میں پڑی رہے اور محلّہ والوں کو خبر نہ ہو۔

☆ جہاں تیل کے ٹینکرز کے اندر تھیلی میں لپیٹ کر چرس لائی جاتی ہو

☆ جہاں ہسپتال میں ایمرجنسی وارڈ کے ڈاکٹرز تنخواہوں میں اضافہ کے لیے ہڑتال پر ہوں اور مریض دم توڑ جائیں!

☆ جہاں جعلی ادویات بنا کر قوم کی جانوں سے کھیلا جائے۔

بھول جائیے کہ وہاں؟

سیدنا ابو بکر صدیق ،سیدنا عمر بن خطاب، عثمان بن عفان یا سیدنا علی المرتضی رضوان اللہ علیھم اجمعین جیسے حکمران آئینگے۔ بھول جائیے

سانحہ لاہور

حکومت پنجاب کو کیا ضرورت پیش آئی کہ اس نے یہ بیریل ہٹا کر انہیں بلڈوز کر کے منہاج سیکرٹریٹ اور ڈاکٹر طاہر القادری کے گھر پر دھاوا بلوا کر وہ کیا مقصد حاصل کرنا چاہتی تھی؟ ٹیلیویژن چینلوں پر دکھائی جانے والی پولیس کارروائی دیکھ کر دل خون کے آنسو رو رہا ہے حالیہ واقعہ پر پاکستانی قوم نے حکومت کے خلاف مظاہرہ کیا اور اب تک مظاہرے کر رہے ہیں لیکن پاکستان کے سیاستدانوں، قومی سلامتی کے اداروں، سول سوسائٹی کے لوگوں کے لئے کیا یہ سوالیہ نشان نہیں ہے کہ جو کچھ انسانیت سوز واقعہ لاہور میں پیش آیا، کیا اس کے بعد پنجاب حکومت اور انتظامیہ کو مستعفی نہیں ہو جانا چاہیے؟

رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولات

افاضات۔حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ الحاج حافظ محمد فیض احمد اویسی محدث بہاولپوری نوراللہ مرقدہٗ

رمضان المبارک کے بابرکت مہینے میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معمولاتِ عبادت وریاضت اور مجاہدات میں عام دنوں کی نسبت بہت اضافہ ہوجاتے۔اس مہینے اللہ تعالیٰ کی خشیت اور محبت اپنے عروج پر ہوتی اور اسی شوق اور محبت میں آپ راتوں کا قیام بھی بڑھا دیتے۔رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معمولات مبارکہ کیا تھے؟ یہ موضوع سیرتِ طیبہ کا اہم ترین حصہ ہیں ان میں مختصراً یہاں عرض کئے دیتا ہوں۔

﴿عبادت وریاضت میں کثرت فرمانا﴾

ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم إِذَا دَخَلَ رَمَضَانَ تَغَيَرَ لَوْنُهُ وَ كَثُرَتْ صَلَا تُهُ، وابْتَهَلَ فِي الدُّعَاءِ وَأَشْفَقَ مِنْهُ

(الجامع لشعب الأيمان،الثالث والعشرون من شعب الايمان وهو باب فی الصيام، فصل فضائل شهر رمضان،رقم الحديث ۳۳۵۳،الجزء الخامس،الصفحة ۲۳۴ ،مكتبة الرشدالمملكة العربية الرياض)

جب رمضان المبارک شروع ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک متغیر ہوجاتا،آپ کی نمازوں میں اضافہ ہوجاتا،اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کرتے اور اس کا خوف طاری رکھتے۔

﴿سحری وافطاری﴾

رمضان المبارک میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول مبارک تھا کہ آپ اپنے روزے کا آغاز سحری کھانے اور اختتام جلد افطاری سے کیا کرتے تھے۔حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے سحری کھانے کے متعلق آپ نے فرمایا۔

تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السُّحُوْرِ بَرَكَةً

(صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل السحور و تأكيد استحبابه، واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر، رقم الحديث ۲۴۳۸،الصفحة ۱۱۹ ،دار الفكر بيروت)

سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔
ایک اور مقام پر حضرت ابوقیس رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ أَهْلِ الْكِتَابِ، أَكْلَةُ السَّحَرِ

(صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب فضل السحور و تأكيد استحبابه، واستحباب تأخيره وتعجيل الفطر، رقم الحديث ۲۴۳۹، الصفحة ۱۱۱۹، دار الفكر بيروت)

ہمارے روزے اور اہلِ کتاب کے روزے میں سحری کھانے کا فرق ہے۔

﴿قیام اللیل﴾

رمضان المبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی راتیں تواتر وکثرت کے ساتھ نماز میں کھڑے رہنے، تسبیح وتہلیل اور ذکر الٰہی میں محویت سے عبارت ہیں۔ نماز کی اجتماعی صورت جو ہمیں تراویح میں دکھائی دیتی ہے اسی معمول کا حصہ ہے۔
حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رمضان المبارک میں قیام کرنے کی فضیلت کے بارے میں فرمایا

إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى فَرَضَ صِيَامَ رَمَضَانَ عَلَيْكُمْ وَسَنَنْتُ لَكُمْ قِيَامَهُ فَمَنْ صَامَهُ وَقَامَهُ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا خَرَجَ مِنْ ذُنُوبِهِ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ

(سنن النسائی، كتاب الصيام، باب ذكر اختلاف يحيىٰ بن ابى كثير والنضر بن شيبان فيه، رقم الحديث ۲۲۰۶، الصفحة ۵۳۸، دار الفكر بيروت)

اللہ تعالیٰ نے رمضان المبارک کے روزے فرض فرمائے ہیں اور میں نے تمہارے لئے اس کے قیام کو سنت کیا ہے لہٰذا جو شخص دن کو روزہ رکھے اور ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہو وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو جائے گا جیسے وہ اُس روز تھا جب اسے اس کی ماں نے جنا۔

﴿کثرت صدقات وخیرات﴾

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ صدقات وخیرات کثرت کے ساتھ کیا کرتے اور سخاوت کا یہ عالم تھا کہ کبھی کوئی سوالی آپ کے در سے خالی واپس نہ جاتا رمضان المبارک میں آپ کی سخاوت اور صدقات وخیرات میں کثرت سال کے باقی گیارہ مہینوں کی نسبت اور زیادہ بڑھ جاتی اس ماہ صدقہ وخیرات میں اتنی کثرت ہو جاتی کہ ہوا کے تیز جھونکے بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتے۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے

فَإِذَا لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عليه السلام كَانَ (رَسُوْلُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم) أَجْوَدَ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيْحِ الْمُرْسَلَةِ.

(صحيح البخارى، كتاب الصوم، باب أجود ما كان النبى صلى الله عليه وآله وسلم يكون فى رمضان، رقم الحديث ۱۹۰۲، الصفحة ۴۵۰، دارالفكر بيروت)

جب حضرت جبریل امین علیہ السلام آجاتے تو آپ بھلائی کرنے میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے۔

حضرت جبریل علیہ السلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیغامِ محبت لے کر آتے تھے۔ رمضان المبارک میں چونکہ وہ عام دنوں کی نسبت کثرت سے آتے تھے اس لئے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ذریعہ اللہ رب العزت کا پیغام لانے کی خوشی میں صدقہ وخیرات بھی کثرت سے کرتے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے شرح مسلم میں اس حدیث پاک کئی فوائد بیان فرمائے ہیں مثلاً

بيان عظم جوده صلى الله عليه و سلم ومنها استحباب اكثار الجود فى رمضان ومنها زيادة الجود والخير عند ملاقاة الصالحين وعقب فراقهم للتأثر بلقائهم ومنها استحباب مدارسة القرآن

(شرح النووى علىٰ صحيح مسلم، كتاب الفضائل، باب جوده صلى الله عليه وسلم، الجزء ۱۵، الصفحة ۶۹)

☆ آقا کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جود وسخا کا بیان۔

☆ رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ وخیرات کے پسندیدہ عمل ہونے کا بیان۔

☆ نیک بندوں کی ملاقات پر جود وسخا اور خیرات کی زیادتی کا بیان

☆ قرآن مجید کی تدریس کے لئے مدارس کے قیام کا جواز۔

﴿اعتکاف﴾

رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں نبی کریم روف ورحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اعتکاف کرنے کا معمول تھا۔ ام المومنین حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے

إِنَّ النبى صلى الله عليه وسلم كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللهُ تعالى ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ

(صحيح البخارى، كتاب الاعتكاف، باب الاعتكاف فى العشر الا واخر والإعتكاف فى المساجد

کلها،رقم الحدیث ۲۰۲۶ ، الصفحة ۴۷۹، دار الفکر بیروت)

☆ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان المبارک کے آخری دس دن اعتکاف کرتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے آپ کا وصال ہوگیا پھر آپ کے بعد آپ کی ازواج مطہرات نے اعتکاف کیا ہے۔

☆ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانٍ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، فَلَمَّا كَانَ العَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا

(صحیح البخاری، کتاب الاعتکاف، باب الاعتکاف فی العشر الأوسط من رمضان،رقم الحدیث ۲۰۴۴ ، الصفحة ۴۸۳، دار الفکر بیروت)

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر سال رمضان المبارک میں دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپ کا وصال مبارک ہوا اس سال آپ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

پنجتن پاک کی نسبت سے یہاں ۵ معمولات کا ذکر کیا ہے مزید تفصیلات کے لیے سیرت طیبہ کا مطالعہ فرمائیں۔

﴿تراویح کا فلسفہ﴾

گو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ظاہری حیات میں تراویح پڑھی جانے لگی تھی جیسا کہ قیام اللیل میں فقیر نے عرض کیا اور اس تصور کو لوگ فرض نہ سمجھنے لگیں اسلئے اسوقت کبھی باجماعت اور کبھی انفرادی طور سے تراویح پڑھنے کے شواہد ملتے ہیں۔

☆ سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں اس کا باقاعدہ اہتمام کیا گیا۔ظاہر ہے سیدنا عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے جب اس کی ابتدا کی تو انکی دانشمندانہ نگاہوں میں اس کی کوئی اہمیت ضرور ہوگی کہ انہوں نے اس کے اہتمام کا انتظام فرمایا۔

جب ایک عام آدمی تراویح کی اہمیت اور یوں باجماعت اس کو پڑھنے کے فلسفے پر غور کرتا ہے تو دو بڑی فضیلتیں نظر آتی ہیں۔تراویح میں مکمل قران پڑھنے اور سننے سے ایک تو امت مسلمہ میں یہ رواج اور شوق پروان چڑھا کہ لوگ قران کو حفظ کرنے لگے تا کہ ہر سال تراویح میں اسے سناسکیں -اس کے ساتھ جو حفاظ تھے انکی بھی ہر سال قرآن پاک کے دہرانے کی مشق ہونے لگی اور یوں وہ خدانخواستہ بھول جانے کے گناہ سے بچے گئے۔اگر ہر سال اس تراویح کی مشق نہ ہوتی تو ہوسکتا ہے بچپن میں حفظ کرنے والا بچہ شاید دنیا کے جھمیلوں میں پڑ جانے کی وجہ سے جوانی یا بڑھاپے تک اس عظیم سعادت کو بھول بیٹھتا۔ہر سال دہرانے کی مشق اسکے حفظ کو تاحیات اسکے دل ودماغ میں تروتازہ رکھتی ہے۔اسی لیے تراویح شاید قیامت تک دلوں میں قران کی حفاظت کا ایک مضبوط ذریعہ ہے۔

☆ دوسری تراویح کی ایک بڑی خوبی یہ نظر آتی ہے کہ جو لوگ قرآن پڑھنا نہیں جانتے انکے لیے موقع ہوتا ہے کہ وہ سال بھر میں کم از کم ایک مرتبہ پورا قرآن پاک سن لیتے ہیں ۔ جو عربی جانتے ہیں وہ اسکے احکامات جان جاتے ہیں اور جو عربی نہیں جانتے وہ کم از کم قرآن کا ہر لفظ اپنے کانوں سے سن تو لیتے ہیں کیوں کہ قرآن حکیم کے ایک ایک لفظ کو سننے میں ایک ایک نیکی انسان کے نامہ اعمال میں درج ہوتی جاتی ہے۔

سلسلہ عالیہ اویسیہ کے وابستگان سے اپیل

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان شیخ الحدیث الحاج علامہ حافظ محمد فیض احمد اویسی رضوی محدث بہاولپوری نور اللہ مرقدہٗ کے تلامذہ، خلفاء مریدین و منسلکین سے اپیل ہے کہ ۱۵ رمضان المبارک کو اپنے علاقہ کے مدارس و مساجد میں حضور فیض ملت کے ایصالِ ثواب کے لیے خصوصی محفل شریف کا اہتمام کریں قرآن خوانی، درود پاک، اوراد و وظائف خود بھی پڑھیں احباب کو بھی پڑھنے کی ترغیب دیں ہو سکے تو اپنے علاقہ میں ہونے والی تقریب کی تفصیل ادارہ فیض عالم کو ضرور ارسال فرمائیں اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار میٹھے مدینے کی زیارت عطاء فرمائے آمین ثم آمین

اپیل کنندگان

محمد عطاء الرسول اویسی، محمد فیاض احمد اویسی، محمد ریاض احمد اویسی

دار العلوم جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور

روزہ اور صحت

اسلام میں روزہ رکھنے کی تاکید کی گئی ہے۔اس کا مقصد انسان میں تقویٰ پیدا کرنا ہے۔طبی اعتبار سے بھی روزے کے بہت زیادہ فوائد ہیں۔روزے سے جسمانی صحت پر ہمیشہ مثبت اثرات مرتّب ہوتے ہیں۔غذائی ماہرین کے مطابق معدے کو کافی دیر کے لئے خالی رکھنا اور کھانا پینا بند کر دینا کئی نقائص اور امراض کا بہترین علاج ہے۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ بھوک سے معدے کے فاسد مادّے جل جاتے ہیں رمضان المبارک میں کھانے پینے کے معاملات میں تبدیلی آجاتی ہے۔روزہ جسمانی نظام پر کئی اچھے اثرات مرتب کرتا ہے چند ایک کا ذکر فقیر یہاں کئے دیتا ہے

خون کے نئے خلیے بننا

ہڈیوں کے گودے میں خون کے ذرات بنتے ہیں۔جسم کی خون کی ضرورت کے مطابق ہڈیوں کے اندر خون کے نئے خلیے بنتے رہتے ہیں روزہ کے دوران خون کے گردش کرنے والے خلیے کم تر سطح پر آجاتے ہیں جس سے گودے کے اندر خون کے خلیوں کی ڈیمانڈ بڑھ جاتی ہے اور نئے خلیے زیادہ مقدار میں بنتے ہیں۔

بلڈ پریشر روزے کے دوران خون کی گردش آہستہ ہو جاتی ہے۔اس لئے ہائی بلڈ پریشر کے افراد کے لئے روزہ بہترین علاج ہے۔عبادت کی وجہ سے مریض پُرسکون رہتا ہے جس سے ذہنی تناؤ اور ٹینشن جیسے اثرات سے بلڈ پریشر نہیں بڑھتا۔

نظامِ انہضمام

روزے سے معدے پر بے پناہ فوائد مرتب ہوتے ہیں۔معدے کی رطوبتوں میں توازن آتا ہے۔نظامِ ہضم کی رطوبت خارج کرنے کا عمل دماغ کے ساتھ وابستہ ہے۔عام حالت میں بھوک کے دوران یہ رطوبتیں زیادہ مقدار میں خارج ہوتی ہیں جس سے معدے میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے۔جبکہ روزے کی حالت میں دماغ سے رطوبت خارج کرنے کا پیغام نہیں بھیجا جاتا کیونکہ دماغ میں خلیوں میں یہ بات موجود ہوتی ہے کہ روزے کے دوران کھانا پینا منع ہے یوں نظامِ ہضم درست کام کرتا رہتا ہے۔

رمضان کے دوران کھانے پینے کے اوقات بدل جاتے ہیں۔اگر شروع رمضان سے ہی سحری اور افطاری میں معتدل کھانا پینا رکھا جائے تو جسمانی صحت کے لئے مثبت ہوتا ہے۔سحری کے وقت بہت زیادہ کھانے سے مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے۔عموماً

پیٹ بہت زیادہ بھر لینے سے درد کی شکایت ہوسکتی ہے۔اسی طرح افطار کے وقت بہت زیادہ تلی ہوئی اشیاء کھانے سے یا ایک دم پیٹ بھر کر کھانے سے پیٹ زیادہ دیر تک بھرا تو رہے گا مگر طبیعت بوجھل رہے گی اور بھوک کا احساس کم ہو جائے گا۔ترش چیزیں کھانے سے پرہیز کرنا چاہیے اس سے پانی کی طلب بڑھے گی افطار کے وقت پھل اور پانی زیادہ لیں۔نماز ادا کرنے کے بعد کھانا کھالیں تو بہتر ہے۔اس طرح وقفہ دینے سے پیٹ اچانک نہیں بھرے گا اور سحری تک کے لئے بھی پیٹ کو کھانا ہضم کرنے اور آرام کا موقع ملے گا۔

افطاری اور سحری میں کم پانی گردوں کے لئے نقصان دہ ہے۔سحری اور افطاری کے دوران کم از کم 8 گلاس پانی ضرور پئیں۔

رمضان المبارک کے طویل اوقات کے دوران ریشہ والی غذائیں کھانا زیادہ بہتر ہے کیونکہ ریشہ والی غذا دیر سے ہضم ہوتی ہے جس کی وجہ سے پیٹ بھرا رہتا ہے اور بھوک کا احساس نہیں ہوتا۔آہستہ ہضم ہونے والی اشیاء 8 گھنٹے اور جلدی ہضم ہونے والی اشیاء 4 گھنٹے میں ہضم ہو جاتی ہے اور بھوک کا احساس جاگ اُٹھتا ہے۔

دیر سے ہضم ہونے والی اشیاء میں غلّہ، بیج شامل ہیں جیسا کہ گیہوں،جئ،باجرہ، پھلیاں،مسور،بغیر چھنا آٹا، چاول، مٹر،مکئی، ساگ، پالک، چھلکے سمیت پھل،خشک میوہ جات،خصوصاً اخروٹ،انجیر، بادام،آلوچہ وغیرہ شامل ہیں۔انہیں کمپلیکس کاربوہائیڈریٹ بھی کہتے ہیں۔

جلد یا زود ہضم غذا میں شکر کی حامل اشیاء اور میدہ کی چیزیں شامل ہیں۔انہیں ریفائینڈ کاربوہائیڈریٹ کہا جاتا ہے۔

غذا میں ہر گروپ کی کم از کم ایک چیز شامل کرنے کی کوشش کریں جیسا کہ پھل سبزی گوشت اناج دودھ وغیرہ۔

وہ غذا جس سے پرہیز کریں یا معمولی مقدار لیں۔

خشک چربی والی غذا۔بہت زیادہ شکر والی غذا۔

بہت زیادہ چائے۔خصوصاً سحری میں کیونکہ زیادہ چائے پیشاب آور ہوتی ہے جس سے چند ہی گھنٹوں میں جسم کا پانی کم ہو جاتا ہے۔

سگریٹ نوشی ایک شدید نقصان دہ بیماری ہے بلکہ کئی امراض کا موجب ہے اس سے ہر صورت پرہیز کریں

کولڈ ڈرنک۔مصنوعی مشروبات صحت کے لیے نقصان دہ ہیں۔

وہ غذا جو زیادہ لے سکتے ہیں۔

سحری میں کمپلیکس کاربوہائیڈریٹ والی غذائیں لیں تا کہ خوراک دیر سے ہضم ہو اور بھوک کا احساس کم ہو۔

لحمیات کے لئے مرغی کا گوشت کھائیں۔

گرمی والے علاقے کے لوگ مچھلی افطار میں یا کھانے میں ہفتے میں ایک بار لیں۔اور سرد موسم والے ممالک میں مچھلی افطار یا کھانے میں ہفتے میں دو سے تین بار لیں۔

کھجور ضرور استعمال کریں۔کھجور میں کاربوہائیڈریٹ ، میگنیشیئم ،اور پوٹاشیئم کی کافی مقدار ہوتی ہے جو جسم سے نمکیات کم نہیں ہونے دیتی۔(تفصیل کے لیے فقیر کا رسالہ کھجور اور روزہ کا مطالعہ کریں)

روزہ کھولنے کے لئے پھل استعمال کریں۔جوس لیں

تکنیکی طور پر روزہ تقریباً 12 گھنٹوں پر محیط ہوتا ہے۔ان 12 گھنٹوں میں جسم کے اندر کئی طرح کی کیمیائی تبدیلیاں رونما ہوتی ہیں۔خصوصاً جب جسم میں باہر سے خوراک نہ جا رہی ہو۔باہر سے ملنے والی خوراک کی بندش کے دوران جسم کے اپنے وسائل حرکت میں آتے ہیں۔اس عمل کو Autolysis کہتے ہیں۔جسم میں موجود اسٹور شدہ چربی میں توڑ پھوڑ کا عمل ہوتا ہے اور یہ چربی جسم کے مختلف کیمیائی اعمال میں استعمال ہوتی ہے۔اس کا چارج جگر کے پاس ہوتا ہے۔اس عمل کے ذریعے بننے والی Ketone body پورے جسم میں پھیلتی ہے جو جتنا کم کھاتا ہے جسم کی چربی اتنی زیادہ پگھلتی ہے۔

روزے کے دوران جسم کی فالتو جمع شدہ چربی کو کسی حد تک پگھلنے کا موقع ملتا ہے جو جسم میں Detoxification کا عمل بھی کرتی ہے۔اس عمل میں جسم کا زہریلا مواد تلف ہوتا ہے۔یہ عمل آنتوں، جگر، گردوں، پھیپھڑوں غدود اور جلد کے ذریعے جاری رہتا ہے۔انسانی چربی کا فی پاؤنڈ 3500 کیلوریز کے برابر ہے۔چربی کے یہ ذخائر اُس وقت بنتے ہیں جب خوراک کے ذریعے حاصل کی جانے والی اضافی کاربوہائیڈریٹ اور گلوکوز جسم کے روزمرہ استعمال میں نہیں آتے۔جسم کے فاضل مادّے خارج ہونے کی بجائے چربی میں جمع ہوجاتے ہیں۔روزے کے دوران انہی مادوں کا اخراج ہوتا ہے۔

روزے کے دوران جب نظامِ ہضم خالی رہتا ہے تو اس کے حصّے میں آنے والی عمومی توانائی یعنی انرجی جسم کے دیگر Reactions میں مصروف ہوجاتی ہے۔جیسا کہ قوت مدافعت کے نظام اور کیمیائی اعمال کے لئے انرجی زیادہ مقدار میں دستیاب ہوتی ہے۔

روزے کے دوران جسم کا مجموعی درجۂ حرارت کم ہوجاتا ہے۔جسم کا BMR بھی کم ہوجاتا ہے۔پروٹین کی زیادہ مقدار ہارمونز بننے کے عمل میں خرچ ہوتی ہے۔ماہرین کے مطابق روزے کے دوران ہیومن گروتھ ہارمون زیادہ مقدار میں خارج ہوتا ہے۔

طبّی ماہرین کے مطابق یہ بات بہت اہم ہے کہ باقاعدگی سے روزہ رکھنے والے افراد کی صحت بہتر اور عمر میں اضافہ ہوتا ہے۔

روزہ ڈائٹنگ یا بھوکا رہنے سے مختلف ہے کیونکہ روزے میں سحری اور افطاری میں پیٹ بھر کر کھانے سے کمزوری اور فاقہ نہیں ہوتا۔ نہ ہی جسمانی ضرورت کی کیلوریز مکمل کم ہو جاتی ہیں۔

دماغ کے بڑے حصے Hypothalamus کا ایک سینٹر Lipofat جو جسم میں Mass کو کنٹرول کرتا ہے۔ اگر فاقہ کشی کے ذریعے وزن کم کرنے کی کوشش کی جائے تو یہ سینٹر لائپوفیٹ کے نارمل فنکشن کو ڈسٹرب کرتا ہے لہٰذا فاقہ کشی کے اس عمل کے بعد یہ حصہ لائپواسٹیٹ ہائپر ایکٹیویٹی شروع کر دیتا ہے۔ بھوک لگنے کا عمل بڑھ جاتا ہے۔ جس سے وزن میں دوبارہ زیادتی شروع ہو جاتی ہے۔ اس لئے وزن کم کرنے کا بہترین طریقہ اعتدال اور مستقل پن ہے جو رمضان کے ایک ماہ میں کامیابی سے حاصل ہوتا ہے۔

مدینے جانے والوں جاؤ فی امان اللہ

جگر گوشہ حضور فیض ملت حضرت علامہ محمد ریاض احمد اویسی ممبر صوبائی امن کمیٹی پنجاب ۲۳ جون کو مدینۃ الاولیاء (ملتان) سے براہ راست مدینہ منورہ جانے والی شاہین ائیرلائن کی فلائٹ پر مدینہ شریف روانہ ہوئے۔ عمرہ کی سعادت کے لیے مکہ مکرمہ حاضر ہونگے مدینہ منورہ و مکہ مکرمہ میں حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان نور اللہ مرقدہٗ کے عرس مبارک کی تقریبات شرکت کریں گے جس کا اہتمام وہاں کے مقامی حضرات نے کیا ہوا ہے۔

اس ماہ مبارک میں وفات پانے والی شخصیات

☆ سیدہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ (ام المؤمنین) رضی اللہ عنہا ۱۰ رمضان المبارک (سن ۱۰ بعثتِ نبوی)

☆ حضرت سیدۃ النساء خاتونِ جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا ۳ رمضان المبارک۔

☆ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی زوجۂ محترمہ ۲۰ رمضان المبارک ۲ھ

☆ ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ سیدہ اُم المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔

☆ اسی ماہ ۵۹ھ کو اُم المومنین سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ عنہا کا وصال

☆ اسی ماہ ۱۱ھ میں سیدہ اُمِ ایمن رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

☆ اسی ماہ ۱۸ھ کو صحابی رسول حضرت سہل بن عمرو رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا۔

☆ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ رمضان المبارک ۳۲ھ

☆ ۳۳ھ کو صحابی رسول حضرت مقداد بن الاسود رضی اللہ عنہ

☆ ۲۰ رمضان المبارک ۶۱ھ مولائے کائنات شیرِ خدا علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا یوم شہادت

☆ اسی ماہ ۵۳ھ کو زیاد بن سفیان کا انتقال ہوا۔

☆ اسی ماہ کی ۵۴ھ میں شاعر دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت سیدنا حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ کا مدینہ منورہ میں وصال ہوا۔

☆ سیدنا امام عبداللہ ابنِ مبارک حنفی یکم رمضان المبارک ۱۸۱ھ

☆ سیدنا بوعلی قلندر رضی اللہ عنہ ۱۷ رمضان المبارک ۲۴۷ھ

☆ اسی ماہ مبارک ۱۳۵ھ میں سیدہ حضرت رابعہ بصریہ رضی اللہ عنہا کا وصال ہوا۔

☆ رمضان المبارک ۲۷۹ھ میں معروف محدث حضرت ابوعیسیٰ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ۔

☆ حضرت خواجہ حبیب عجمی علیہ الرحمۃ ۹ رمضان المبارک ۱۲۰ھ۔

☆ حضرت داود طائی علیہ الرحمۃ ۹ رمضان المبارک ۱۷۴ھ

☆ حضرت سری سقطی رحمۃ اللہ علیہ ۳ رمضان المبارک ۲۵۳ھ

☆ حضرت یحییٰ بن معاویہ علیہ الرحمۃ ۱۸ رمضان المبارک ۲۵۷ھ

☆ خواجہ عزیزان رامتینی علیہ الرحمۃ ۲۷ رمضان المبارک ۷۲۱ھ کو ہوا۔

☆ شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی علیہ الرحمۃ ۱۸ رمضان المبارک ۷۵۷ھ۔

☆ حضرت سید محمد غوث علیہ الرحمۃ ۱۴ رمضان المبارک ۹۷۰ھ

☆ حضرت بو علی قلندر علیہ الرحمۃ (پانی پت بھارت) ۹ رمضان المبارک

☆ قاضی حمید الدین ناگوری علیہ الرحمۃ ۱۰ رمضان المبارک

☆ حضرت سید معصوم شاہ قادری علیہ الرحمۃ ۱۰ رمضان المبارک۔

☆ سندھ کے عظیم بزروگ شاعر ہفت زبان حضرت سچل سرمست (رانی پور) علیہ الرحمۃ ۱۴ رمضان المبارک۔

☆ اسی ماہ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

☆ حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ (گجرات) ۳ رمضان المبارک ۱۳۹۱ھ۔

☆ خواجہ قمر الدین سیالوی (سیال شریف) علیہ الرحمۃ ۱۷ رمضان المبارک ۱۴۰۱ھ۔

☆ غزالیٔ زماں امام اہلسنت سید احمد سعید کاظمی علیہ الرحمۃ (ملتان شریف) ۲۵ رمضان المبارک ۱۴۰۴ھ۔

☆ اُستاد العلماء مولانا عبد الکریم اعوان علیہ الرحمۃ (امین آباد) ۲۵ رمضان المبارک۔

☆ حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان علامہ حافظ محمد فیض احمد اُویسی علیہ الرحمۃ ۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ۔

☆ مولانا عبد الکریم ابدالوی علیہ الرحمۃ ۴ رمضان المبارک ۱۴۲۴ھ

☆ مفتی محمد صالح اُویسی ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ ٹریفک حادثہ میں شہید ہوئے۔ ان میں سے چند کے ایک مختصر احوال درج ہیں۔

سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا

محبوبۂ محبوبِ خدا اُم المومنین سیدہ طاہرہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا عورتوں میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون تاجدارِ مدینہ ﷺ کی باوفا اطاعت شعار بیوی، مسلمانوں کی ''ماں'' ہیں۔

نکاح مکہ کے بڑے بڑے رؤساء نے حضرت سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس نکاح کا پیغام بھیجا لیکن آپ نے کسی کے پیغام کو قبول نہ فرمایا بلکہ سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سرکار ابد قرار صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی بارگاہ میں نکاح کا پیغام

بھیجا اور اپنے چچا عمرو بن اسد کو بلایا۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم بھی اپنے چچا ابو طالب، حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دیگر رؤساء کے ساتھ سیدہ خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مکان پر تشریف لائے۔ جناب ابو طالب نے نکاح کا خطبہ پڑھا۔ ایک روایت کے مطابق سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ سونا تھا۔ (مدارج النبوت، جلد دوم، باب دوم در کفالت عبد المطلب، صفحہ ۳۹، درمطبع فیض منشی نولکشور لکھنؤ)

بوقتِ نکاح سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر چالیس برس اور نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی عمر مبارک پچیس برس کی تھی۔

(الطبقات الکبریٰ لابن سعد، باب تسمیة النساء المسلمات والمهاجرات من قریش والأنصاریات المبایعات وغرائب نساء العرب وغیرهم)

اولادِ اطہار: حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی تمام اولاد سیدہ خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ہوئی۔ سوائے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جو سیدہ ماریہ قبطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پیدا ہوئے۔ فرزندوں میں حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اسمائے گرامی مروی ہیں جب کہ دُختران میں سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ اُمِ کلثوم اور سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہن ہیں۔ (السیرة النبویه لابن هشام ' اسدالغابة)

تاریخ وصال: بقول ابنِ اسحٰق حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا اسلام کی سچی مشیر تھیں، نکاح کے بعد ۲۴ سال مختارِ کائنات (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خدمت کی۔ ۱۰ رمضان المبارک (سن ۱۰ بعثتِ نبوی) کو مسلمانوں کی غمگسار ماں خدا کے محبوب کی وفادار اطاعت شعار بیوی نے داعیٔ اجل کو لبیک کہا مکہ مکرمہ کے مشہور قبرستان جنت المعلیٰ میں آپ مدفون ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر میں داخل ہوئے اور دعائے خیر فرمائی۔ نمازِ جنازہ اس وقت تک مشروع نہ ہوئی تھی۔ اس سانحہ پر نبی رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم بہت زیادہ ملول و محزون ہوئے۔

سیدہ عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ عنہا: محبوبۂ محبوبِ خدا اُم المومنین سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میں بچپن سے ہی ہوشمندی و روشن دماغی جیسی صفات پائی جاتی تھیں۔ جب مخزنِ علم و حکمت منبعِ رشد و ہدایت کی رفاقت میں حاضر ہوئیں تو رہی سہی کمی بھی پوری ہوگئی۔

سیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا: میرے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام آئے اور پیغام سنایا کہ اللہ تعالیٰ نے

آپ کا نکاح عائشہ بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمادیا ہے اور اُن کے پاس عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ایک تصویر تھی۔(شرح العلامة الزرقانی،المقصد الثانی،الفصل الثالث فی ذکر ازواجه الطاهرات)

آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مدینہ طیبہ میں ماہ شوال میں ہوا، اور ماہِ شوال ہی میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں، پھر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی خدمت میں نو سال تک رہیں۔ جب سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے وصال فرمایا تو اُس وقت آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر اٹھارہ سال تھی۔

(الطبقات الکبری لابن سعد)

تَزَوَّجَنِی رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَوَّالٍ، وَبَنَى بِي فِي شَوَّالٍ، فَأَيُّ نِسَاءِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحْظَى عِنْدَهُ مِنِّي؟ قَالَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ تَسْتَحِبُّ أَنْ تُدْخِلَ نِسَاءَ هَا فِي شَوَّالٍ

(صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحباب التزوج والتزويج فی شوال واستحباب الدخول فيه، رقم الحدیث ۳۳۷۲، الصفحة ۶۶۴، دار الفکر بیروت)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے مجھ سے شوال کے مہینے میں نکاح کیا اور رخصتی بھی شوال کے مہینے میں ہوئی تو کون سی عورت مجھ سے زیادہ خوش نصیب ہے؟ اُم المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اس بات کو پسند کرتی تھیں کہ عورتوں کی رُخصتی شوال میں ہو۔

أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، بَعَثَهُ عَلَى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ، فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ :أَيُّ النَّاسِ أَحَبُّ إِلَيْكَ؟ قَالَ :عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ؟ قَالَ أَبُوهَا

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنه، رقم الحدیث ۶۰۷۱، الصفحة ۱۱۸۹، دار الفکر بیروت)

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر دیتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو ذات السلام کے لشکر کے ساتھ بھیجا تو جب میں واپس آیا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے رسول! لوگوں میں سے سب سے زیادہ محبت آپ کو کس سے ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے۔ میں نے عرض کیا مردوں میں سے کس سے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے باپ (حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

محبوبۂ محبوب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم: حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا

أَیْ بُنَیَّۃُ أَلَسْتِ تُحِبِّینَ مَا أُحِبُّ؟ فَقَالَتْ بَلَی، قَالَ فَأَحِبِّی ھَذِہِ

(صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابة، باب فی فضل عائشة رضی اللّٰہ تعالی عنھا، رقم الحدیث ۶۱۸۴، الصفحة ۱۲۱۱، دار الفکر بیروت)

اے فاطمہ! رضی اللہ تعالیٰ عنہا جس سے میں محبت کرتا ہوں تم بھی اس سے محبت کروگی؟ سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا: ضرور یا رسول اللہ! صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم میں محبت رکھوں گی۔ اس پر حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم نے فرمایا تو ان سے (حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا) سے محبت رکھو۔

سیدہ کی بدگوئی کرنے والہ ذلیل وخوار:

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ اُنہوں نے کسی کو سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں بدگوئی کرتے سنا تو حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: او ذلیل وخوار! خاموش رہ، کیا تو اللہ عزوجل کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی حبیبہ پر بدگوئی کرتا ہے۔ (حلیة الاولیاء، ذکر النساء الصحابیات)

سخاوتِ صدیقہ رضی اللہ عنہا:

آپ کی فیاضیاں اور سخاوتیں ضرب المثل تھیں۔ ایک مرتبہ اِبن زبیر نے ایک لاکھ درہم بھیجے آپ نے چند گھنٹوں میں اُنہیں راہ خدا میں خیرات کردیا۔

فضائل: باحیا، متّقیہ، خدا کا خوف رکھنے والی پاکدامن بی بی صاحبہ اپنے فضائل ومناقب کی رو سے ماسوائے چند صحابۂ کرام کے تمام صحابیات وصحابہ سے افضل تھیں۔ امام زہری فرماتے ہیں "اگر تمام مردوں اور اُمہات المومنین کا علم جمع کیا جائے تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا علم اُن سے زیادہ ہے"۔ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم صحابیوں کو اگر کسی مسئلہ میں مشکل درپیش آتی تو ہم اپنی ماں عائشہ کے پاس چلے جاتے آپ فوراً اسے حل فرمادیتیں۔ غرض یہ کہ آپ تفقہ فی الدین، قوتِ اجتہاد وسلیقۂ تنقید، ضبطِ واقعات، صرفِ درایت، صحت فکر واصابت رائے میں آپ کا مرتبہ بلند تھا۔ طبقہ رواۃ میں آپ تیسرے منصب پر فائز تھیں۔

راویانِ حدیث میں بلند مقام: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی کل روایات ۵۳۷۴ ہیں اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ۱۶۶۰ احادیث کے راوی ہیں اور سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ۲۲۱۰ احادیثِ مقدسہ روایت کرکے اپنی برتری کا سکہ بٹھادیا۔

تاریخ وصال عائشہ رضی اللہ عنہا: مسلمانوں کی عفت مآب مقدس ماں نے ۱۷ رمضان ۵۸ھ

میں وصال فرمایا اور مدینہ منورہ کے عظیم الشان قبرستان جنت البقیع میں مدفون ہیں ۔

اُم المؤمنین سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا:

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام ہند بنت ابی اُمیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم ہے، آپ کی والدہ کا نام عاتکہ بنت عامر بن ربیعہ ہے۔

سیدہ اُمِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح حضرت ابوسلمہ ابن عبدالاسد رضی اللہ عنہ سے ہوا۔ جن سے چار بچے پیدا ہوئے۔ ابوسلمہ کی شہادت کے بعد جب حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کی طرف سے پیامِ نکاح آیا تو اُنہوں نے برضا وخوشی کے ساتھ مرحبا یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کہا آپ کا نکاح شوال ۴ھ مدینہ منورہ میں ہوا۔ ان کا مہر ایسا سامان جو دس درہم کی مالیت کا تھا مقرر ہوا۔ اُم المؤمنین سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین سو اٹھتر احادیث مبارکہ مروی ہیں ان میں تیرہ حدیثیں بخاری و مسلم میں اور بخاری میں تین حدیثیں اور ایک مسلم میں تیرہ اور باقی دیگر کتبِ احادیث میں مروی ہیں۔

ان کا وصال شریف رمضان المبارک ۵۹ھ کو ہوا۔ جبکہ بعض نے ۶۲ھ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد بھی بتایا ہے۔

﴿حضرت علی مرتضیٰ شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم﴾

اس ماہ کی اہم ترین شخصیات میں خلیفہ چہارم جانشین رسول و زوج بتول حضرت علی بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ الکریم کی کنیت ابوالحسن اور ''ابوتراب'' ہے۔ آپ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے چچا ابوطالب کے فرزند ارجمند ہیں۔۔ ولادت۔ عام الفیل کے تیس برس بعد جبکہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی عمر شریف تیس برس کی تھی ۱۳ رجب المرجب کو جمعہ کے دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم خانہ کعبہ کے اندر پیدا ہوئے آپ کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت فاطمہ بنت اسد ہے (رضی اللہ عنہا) آپ نے اپنے بچپن ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے زیر تربیت ہر وقت آپ کی امداد و نصرت میں لگے رہتے تھے۔ آپ مہاجرین اولین اور عشرہ مبشرہ میں اپنے بعض خصوصی درجات کے لحاظ سے بہت زیادہ ممتاز ہیں

شجاعت ﴾ جنگ بدر، جنگ اُحد، جنگ خندق وغیرہ تمام اسلامی لڑائیوں میں اپنی بے پناہ شجاعت کے ساتھ جنگ فرماتے رہے اور کفار عرب کے بڑے بڑے نامور بہادر اور سورما آپ کی مقدس تلوارِ ذُوالفقار کی مار سے واصل جہنم ہوئے۔

خلافت ﴾ امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد انصار و مہاجرین نے آپ کے دست حق

پرست پر بیعت کر کے آپ کو امیر المؤمنین منتخب کیا اور چار برس آٹھ ماہ نو دن تک آپ مسند خلافت کو سرفراز فرماتے رہے۔

فضائل مولائے کائنات حیدرِ کرار رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب کا تو شمار ہی نہیں، حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شان میں قرآن مجید کی ۳۰۰ آیات مبارکہ نازل ہوئیں۔

☆حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس قدر احادیث مبارکہ سے حضرت علی المرتضیٰ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کسی دوسرے صحابی کی نہیں ہوئی۔

☆''ترمذی'' میں حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ ہم منافق کو حضرت علی کے بغض سے پہچان لیا کرتے تھے۔

☆''فردوس الاخبار'' میں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ ماحی السیۂ ہیں اور علی کی دشمنی اتنا زبردست گناہ ہے کہ نیکیاں اُس کے گناہ نہیں مٹا سکتیں۔

☆حضور سیدِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخاطب ہوکر فرمایا؛ تمہاری حیثیت میرے ساتھ ایسی ہے جیسے ہارون کی موسیٰ کے ساتھ مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔(علیٰ نبینا وعلیہم السلام)

☆اور فرمایا علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں۔(ترمذی شریف

☆اور فرمایا جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔(احمد)

☆اور فرمایا میں حکمت کا گھر اور علی اُس کے دروازے ہیں۔

☆اور فرمایا منافق علی سے محبت نہیں رکھتا اور مؤمن علی سے بغض نہیں رکھتا۔(ترمذی)

☆اور فرمایا جس نے علی کو گالی دی اُس نے مجھے گالی دی۔(احمد)

☆اور فرمایا علی کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے۔(ترمذی)

شہادت ۱۷ رمضان المبارک ۴۰ھ کو عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خارجی مردود نے نماز فجر کو جاتے ہوئے آپ کی مقدس پیشانی اور نورانی چہرے پر ایسی تلوار ماری جس سے آپ شدید طور پر زخمی ہوگئے اور دو دن زندہ رہ کر جام شہادت سے سیراب ہوگئے اور بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ ۱۹ رمضان جمعہ کی رات میں آپ زخمی ہوئے اور ۲۱ رمضان المبارک شب اتوار آپ کی شہادت ہوئی۔

بدبخت عبدالرحمٰن بن ملجم مرادی خارجی نے آپ کی مقدس پیشانی پر تلوار چلادی، جو آپ کی پیشانی کو کاٹتی ہوئی جبڑے تک پیوست ہوگئی۔ اس وقت آپکی زبان مبارک سے یہ جملہ ادا ہوا ''فُزْتُ بِرَبِّ الْکَعْبَةِ'' (یعنی کعبہ کے رب کی قسم کہ میں کامیاب ہوگیا) اس زخم میں آپ شہادت کے شرف سے سرفراز ہوگئے۔

آپ کے بڑے فرزند ارجمند حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور آپ کو دفن فرمایا۔(تاریخ الخلفاء، وازالۃ الخفاء وغیرہ)

ثقہ روایات کے مطابق روضۂ اقدس نجف اشرف شریف میں مرجع خلائق ہے۔

حضرت سیدہ خاتون جنت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

یہ حضور شہنشاہ دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کی چار بیٹیوں میں سب سے چھوٹی اور سب سے زیادہ پیاری بیٹی ہیں ان کا لقب سَیِّدَۃُ نِسَاءِ الْعٰلَمِیْنَ (سارے جہان کی عورتوں کی سردار) ہے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے ان کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ فاطمہ میری بیٹی، میرے بدن کا حصہ ہے جس نے اس کا دل دکھایا، اس نے میرا دل دکھایا اور جس نے میرا دل دکھایا اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی۔

ان کے فضائل ومناقب میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں۔ رمضان ۲ھ میں مدینہ منورہ کے اندر ان کا نکاح حضرت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ہوا اور ذوالحجہ ۲ھ میں رخصتی ہوئی۔ ان کے بطن سے حضرت امام حسن وامام حسین وامام محسن تین صاحبزادگان اور حضرت زینب ورقیہ وام کلثوم تین صاحبزادیاں تولد ہوئیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں۔ ۳ رمضان المبارک میں عالم فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرما ہوئیں۔ عم الرسول حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور رات کو سپرد خاک کی گئیں۔ مزار مبارک مدینہ منورہ کے عظیم الشان قبرستان جنت البقیع شریف میں ہے

سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا

آپ سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ کی زوجہ تھیں اور آپکی بیماری کی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو بدر کی جنگ میں شرکت سے منع فرمایا اور انکو مدینہ میں رہ کر سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی تیمارداری کا مشورہ دیا۔

مسلمانوں کا مختصر سا قافلہ شوق شہادت میں ''بدر'' کی جانب روانہ ہوگیا۔ فتح ونصر کے بعد جب یہ قافلہ خوشی خوشی مدینہ کی جانب واپس لوٹ رہا تھا لیکن کسی کے علم میں یہ نہ تھا کہ اس جنگ کے دوران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر بی بی رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی طبیعت مزید خراب ہوگئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ پہنچنے سے قبل رمضان المبارک ۲ ھجری آپ اپنے مالک حقیقی سے جاملیں۔

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ تعالی عنہ نے انہیں مدینہ کے مقدس قبرستان "جنت البقیع" میں دفن کروایا۔ اور اس طرح

دختر رسول صلی اللہ علیہ وسلم "سیدہ بی بی رقیہ وہ پہلی ہستی قرار پائیں جو رمضان کے مبارک مہینے میں وفات پا کر" جنت البقیع" کی مستقلاً مہمان بنی۔

سیدہ بی بی رقیہ سے پہلے صرف ایک ہستی جنت البقیع "میں دفن ہو چکی تھیں جن کا نام سیدنا عثمان بن معطون ہے جنکی تدفین یقیناً رمضان میں نہیں ہوئی تھی اس لیے یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ تاریخ اسلام کے پہلے رمضان المبارک میں "جنت البقیع "میں سپرد خاک ہونے والی پہلی محترم ہستی سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا پہلی خاتون مسلمان بھی تھیں جو "جنت البقیع " میں دفن ہوئیں تاہم بحثیت مجموعی انکا دوسرا نمبر تھا اور اسکو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اسلامی تاریخ کے پہلے رمضان میں پہلی وفات پانے والی ہستی "بی بی سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا " تھیں اور یوں رمضان کی مبارک کی ساعتوں میں "جنت البقیع " کی پہلی مہمان بننے والی ہستی کا اعزاز بھی بی بی سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا " کو حاصل ہوا۔

"بی بی سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالی عنہا کی قبر مبارک کے ساتھ دو اور قبور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بنات کی ہیں۔

تاریخ بتاتی ہے کہ جب سیدہ رقیہ کو دفنا کر لوگ واپس آ رہے تھے اسوقت بدر کا فتحیاب قافلہ مدینہ میں داخل ہوا اور پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ غمگین خبر ملی۔

﴿علامہ مفتی محمد صالح اُویسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ﴾

آپ ۱۳ صفر ۱۳۷۳ھ مطابق 1953ء کو حضور فیض ملت مفسرِ اعظم پاکستان حافظ محمد فیض احمد اُویسی نور اللہ مرقدہٗ کے علمی گھرانے بستی حامد آباد، ضلع رحیم یار خان میں پیدا ہوئے۔

ابتدائی تعلیم ﴾ قرآن پاک ناظرہ مدرسہ اُویسیہ منبع الفیوض حامد آباد میں پڑھا۔ حفظ القرآن کے بعد ۱۹۵۸ء میں پرائمری کی تعلیم بستی کے قریبی سکول سے حاصل کی۔ درسِ نظامی کی اکثر کتب اور دورۂ حدیث اور علم المیراث جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور میں اپنے عظیم والد گرامی سے پڑھا۔

بیعت ﴾ سلسلہ اُویسیہ میں بیعت حضرت خواجہ سلطان بالا دین نور اللہ مرقدہٗ (شاہ پور شریف) کے دستِ حق پرست پر کی جبکہ سلسلہ قادریہ اُویسیہ کے تمام اوراد و وظائف کی اجازت اپنے والدِ گرامی سے حاصل تھی۔ تادمِ آخر قرآن پاک اور دلائل الخیرات، درودِ مستغاث و دعا حزب البحر کی سعادت و تلاوت حاصل رہی۔

جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور کی نظامت اور دار الافتاء کی ذمہ داری ﴾ اپنے قبلہ و کعبہ والدِ گرامی قدس سرہٗ کے حکم پر 1975ء میں مسندِ افتاء اور جامعہ اُویسیہ رضویہ کی تدریسی نشست پر جلوہ گر ہوئے۔ اپنی شہادت سے ایک دن قبل تک فتویٰ نویسی کا

سلسلہ جاری رہا۔ پاکستان کی عدالتوں میں ان کا فتویٰ فیصلہ کی حیثیت رکھتا تھا۔ بہاولپور کی عدالتیں، ہائی کورٹ، سول کورٹ کے شرعی معاملات کے مقدمات کا فیصلہ مفتی محمد صالح اُویسی کے فتویٰ پر ہوتا تھا۔ درسِ نظامی کی اکثر کتب کی تدریس خود فرماتے۔

ایک عرصہ تک تنظیم المدارس اہلسنت پاکستان، جماعت اہلسنت، میلادِ مصطفیٰ کمیٹی ضلع بہاولپور کے ناظمِ اعلیٰ رہے۔ ۲۰ رمضان المبارک ۱۴۲۶ھ کو ٹریفک حادثہ میں شہید ہوئے۔ دوسرے روز جمعۃ المبارک سہ پہر ۳ بجے ان کا جنازہ بہاولپور کی مرکزی عیدگاہ میں ادا کیا گیا ہزاروں افراد نے جنازہ میں شرکت کی جامعہ اُویسیہ رضویہ بہاولپور اپنی محترمہ والدہ ماجدہ رحمۃ اللہ علیہا کے پہلو میں آسودہ خاک ہوئے۔

فیضان صادق

پاک وہند میں رواں صدی کے مجدد برحق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ الرحمۃ والرضوان کے مسلک حق کے فروغ کے لیے جن شخصیات نے اہم کردار ادا کیا ان میں حضور سیدی محدث اعظم پاکستان قدس سرہٗ کے تلمیذ رشید اور محبوب خلیفہ حضرت علامہ الحاج مفتی ابوداؤد محمد صادق رضوی مدظلہٗ امیر جماعت رضائے مصطفیٰ پاکستان سرپرست اعلیٰ جریدہ حمیدہ ماہنامہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ کا نام ایک درخشندہ ستارہ کی مانند ہے حق گوئی و بے باکی میں وہ اپنی مثال آپ ہیں ان کی ۶۵ سالہ تبلیغی، مذہبی، سیاسی، اور ملی خدمات کا اک زمانہ معترف ہے۔ ان کے مرید خاص اہلسنت کے عظیم صحافی حضرت مولانا محمد حفیظ نیازی مدیر ماہنامہ ''رضائے مصطفیٰ'' گوجرانوالہ نے اپنے شیخ طریقت کی مجاہدانہ زندگی کے وہ اہم واقعات لکھے ہیں جن کے وہ خود شاہد ہیں لکھنے کا انداز انتہائی سادہ مگر پراثر ہے کہ قاری پڑھنے میں بوریت محسوس نہیں کرتا ویسے بھی سچے واقعات کی یہ نشانی ہے کہ انہیں پڑھیں تو دل میں اترتے جاتے ہیں حضرت قبلہ حاجی صاحب کی زندگی کے یہ سچے واقعات وارثان محراب ومنبر کے لیے مشعل راہ ہیں یوں تو یہ کتاب عوام وخواص کے لیے سودمند ہے مگر علماء کرام واعظین وخطباء اور قوم کی قیادت کرنے والوں کو اس کا پڑھنا بہت ضروری ہے۔ کتاب کے شروع میں صمصام المناظرین رئیس التحریر حضرت علامہ محمد حسن علی رضوی (میلسی) نے تقدیم کے طور جو مضمون تحریر فرمایا ہے وہ سچے موتی ہیں۔ مقتدر علماء کرام ومشائخ عظام نے حضور حضرت حاجی ابوداؤد صاحب مدظلہٗ کی خدمات پر انہیں خراج عقیدت پیش کیا وہ بھی اس کتاب کا حصہ ہیں۔ حضرت نیازی صاحب ڈھیروں مبارک باد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک مردِ مجاہد کی زندگی کے مجاہدانہ کارہائے نمایاں کو ان کی ظاہری زندگی میں شائع کر کے ایک اعلیٰ مثال قائم کی ہے۔ کمپیوٹر کتابت، عمدہ طباعت دیدہ زیب مضبوط جلد صفحات 576 عام ہدیہ صرف 500 روپے ہے۔ مکتبہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرنوالہ

غزوہ بدر جریدہ عالم پر نقشِ دوام

(محترم محمد احمد ترازی)

قانون فطرت ہے کہ جس چیز کو جتنا دبایا جاتا ہے وہ اتنا ہی ابھر کر سامنے آتی ہے، یعنی عمل جتنا شدید ہوتا ہے، ردعمل بھی اتنا ہی شدید واقع ہوتا ہے۔ یہ ایک بھی طے شدہ اصول ہے کہ ہر عمل اپنے اندر چند اسباب و محرکات رکھتا ہے، جو اپنے ظاہری اور خفیہ پہلوؤں پر محیط ہوتے ہیں۔ جنگ ہی کو لیجئے اِس کے کچھ اسباب فوری نوعیت کے ہوتے ہیں اور کچھ کا دورانیہ ایک طویل عرصے پر محیط ہوتا ہے۔ فوری وجہ تو صرف بہانہ بنتی ہے، لیکن اُس کے پس پردہ بہت سے عوامل کارفرما ہوتے ہیں۔ غزوہ بدر بھی کسی فوری اور اضطراری سوچ کا نتیجہ نہیں تھا بلکہ حق و باطل کے اِس معرکے کی وجوہات پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم کے اعلان نبوت سے ہجرت مدینہ تک اَن گنت واقعات کے دامن میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اگرچہ چند ایک واقعات کو اِس معرکہ کی فوری وجوہات میں شمار کیا جاسکتا ہے، لیکن درحقیقت یہ تصادم تو اُسی روز ناگزیر ہوگیا تھا، جس دن پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم نے کفر وشرک کے طاغوتی ماحول میں اعلائے کلمۃ الحق کا پرچم بلند کیا تھا۔ جس روز آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرکین مکہ کو پتھر کے جھوٹے خداوں کی پرستش ترک کر کے خدا وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کی دعوت دی تھی۔

حقیقت یہ ہے کہ فاران کی چوٹیوں سے آفتاب ہدایت کے طلوع ہونے کے ساتھ ہی کفر کے اندھیروں نے اپنی بقاء کی جنگ کیلئے صف بندی کا آغاز کردیا تھا۔ اسلام اور پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف سازشوں اور شرانگیزیوں کا سلسلہ اصل میں غزوہ بدر کا دیباچہ تھا۔ ہجرت مدینہ کے بعد مسلمانوں کے منظّم ہونے سے اُن کی مظلومیت کا دور ختم ہو چکا تھا اور کفار مکہ کو یہ خدشہ تھا ''اگر مسلمان ایک منظّم قوت بن کر ابھرے تو صرف اُن کا باطل اقتدار ہی نہیں بلکہ اُن کا صدیوں کا قائم باطل نظام بھی خطرے میں پڑ جائے گا'' حقیقت میں تبدیل ہونے لگا تھا۔

وہ جس قوت کو کمزور اور ختم کرنا چاہتے تھے، وہ قوت مدینہ منورہ میں بڑی تیزی سے عوامی پذیرائی حاصل کر رہی تھی۔ کفار مکہ نے مسلمانوں کو مٹانے کے لیئے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ قدم قدم پر جبر وتشدد کا نشانہ بنایا۔ اُن پر زمین کی وسعتیں تنگ کر دی گئیں، لیکن مسافرانِ راہ حق جادہ حق پر رواں دواں ہی رہے۔ نہ ان کے ارادے متزلزل ہوئے اور نہ ہی اُن کے پائے استقلال میں لغزش آئی۔ زباں پر احد احد کا نغمہ ہی گونجتا رہا۔

ہجرتِ مدینہ کے بعد تو کفار کی اسلام دشمنی، نفرت اور انتقام کی خواہشیں تمام حدوں سے تجاوز کرگئی۔ کفر کے علمبرداروں کے

تیور بتا رہے تھے کہ وہ اپنے صدیوں سے قائم باطل نظام کو بچانے کے لیے کچھ بھی کر گزریں گے اور اِس دشمنی میں وہ تمام اصول وضابطوں کو روند کر درندگی کی آخری حدوں کو بھی پھلانگنے سے گریز نہیں کریں گے۔ اِدھر پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم اُن کے باطل ارادوں سے پوری طرح واقف تھے۔ آپ نے مہاجرین اور انصارِ مدینہ کو جمع فرمایا اور ان سے ارشاد فرمایا کہ ایک طرف تجارتی قافلہ ہے اور دوسری طرف کفار کا لشکر، اللہ کا وعدہ ہے کہ اِن دونوں میں سے کوئی ایک تمہیں مل جائے۔ حضرت مقداد بن عمرو رضی اللہ عنہ اٹھ کر کہتے ہیں یا رسول اللہ ! جدھر آپ کا ربّ آپ کو حکم دے رہا ہے، اُس طرف چلئے، ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ بخدا ہم آپ کو وہ جواب نہ دیں گے جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کو دیا تھا کہ آپ اور آپ کا ربّ جائیں اور اُن سے جنگ کریں ہم تو یہاں بیٹھے ہیں۔ اُس ذات پاک کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا ہے اگر آپ ہمیں برک الغماد تک بھی لے چلیں تو ہم آپ کے ساتھ ہیں اور آپ کی معیت میں دشمن کے ساتھ جنگ کرتے جائیں گے۔

انصار میں سے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے نعرہ حق بلند کرتے ہوئے فرمایا یا رسول اللہ اگر آپ ہمیں سمندر میں گرنے کا حکم دیں تو ہم بھی آپ کے ساتھ سمندر میں چھلانگ لگا دیں گے اور ہم میں سے ایک بھی شخص پیچھے نہ رہے گا۔

فضا تیار تھی اور وقت آ گیا تھا کہ کفار مکہ کی بڑھتی ہوئی خودسری، سرکشی اور رعونت کا جواب بے نیام شمشیروں سے دیا جائے اور اُن کے جنگی جنون کو میدان جہاد میں ہی ٹھنڈا کیا جائے، چنانچہ خود پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم سمیت تمام صحابہ کرام اعلائے کلمۃ الحق کی بلندی اور باطل کی سرکوبی کیلئے اذن جہاد کے منتظر تھے۔ پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم اِس اَمر سے بخوبی آگاہ تھے کہ راہ انقلاب میں سربکف چلنے والے قافلے ہتھیلیوں پر اپنے سروں کے چراغ جلا کر ہی منزل انقلاب سے ہمکنار ہوتے ہیں۔ خلعت شہادت زیب تن کئے بغیر نہ تو کلمہ حق کی بلندی کا فریضہ سرانجام دیا جاسکتا ہے اور نہ ہی باطل استحصالی قوتوں کے مکمل خاتمے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نئی حکمت عملی کے تحت باطل پر کاری ضرب لگانے کیلئے فیصلہ کن مرحلے کے منتظر تھے کہ رب تعالیٰ کی طرف سے حکم ملتا ہے، اجازت دی گئی اُن لوگوں کو جن کے خلاف جنگ کی جارہی ہے کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور اللہ یقیناً اُن کی مدد پر قادر ہے یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے گھروں سے ناحق نکال دیئے گئے صرف اِس قصور پر کہ وہ کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ (سورہ الحج)

17 رمضان المبارک 2 ہجری کی پرنور ساعتوں میں مجاہدین اسلام اپنے عظیم قائد امام المجاہدین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت میں توحید کا پرچم لہراتے ہوئے میدان بدر میں صف آراء ہوتے ہیں، جہاں حق باطل کا پہلا معرکہ گرم ہونے والا ہے۔ جہاں اِس عقدہ کی گرہ کشائی ہونے والی ہے کہ جینے کا حق کس کو حاصل ہے اور موت کس کا مقدر

ہے۔ جہاں اِس دعوی کی تصدیق ہونے والی ہے کہ فداکاری کے میدان میں کون کون جانوں کا نذرانہ پیش کرتا ہے اور کون موت سے ہم آغوش ہونے سے جی چراتا ہے اور جہاں اِس حقیقت کا بھی انکشاف ہونے والا ہے کہ باطل کو زیر وزبر کرنے والے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر نثار ہونے والے جریدہ عالم پر اپنا نقش دوام کس طرح ثبت کرتے ہیں۔ بدر کی فضا الجہاد الجہاد کے نعروں سے گونج رہی ہے۔ چشم فلک حیران وششدر، جاں نثارانِ مصطفیٰ کے تمتاتے ہوئے چہروں اور چمکتی ہوئی آنکھوں میں اسلام کا روشن مستقبل دیکھ رہی ہے۔ داستان حریت کا ایک نیا باب رقم ہونے جارہا ہے اور بے سروسامانی کے عالم میں دنیا وآخرت میں سرخروئی کا سامان فراہم کیا جارہا ہے۔

آج بدر کا میدانِ جنگ اُن کے دعوائے ایمان کا پہلا مظہر ہے۔ تاریخ عالم یہ منظر حیرت سے دیکھ رہی ہے کہ ایک طرف کفار مکہ کا ایک ہزار کا لشکر جرار تو دوسری طرف تین سو تیرہ فداکارِ دوجہاں رسول انس وجاں صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں باطل سے نبرد آزما ہونے کیلئے نشہ شہادت سے سرشار، ایک طرف ہتھیاروں کی فراوانی دوسری طرف تن عریانی، ایک طرف سامان حرب پر بھروسہ، دوسری جانب ربّ کریم پر تکیہ، آج اُن کی سخت آزمائش اور امتحان کا وقت ہے کیونکہ سامان حرب اور افرادی قوت سے قطع نظر اُن کے مقابلے پر اُن کے قریبی اعزاء واقرباء ہیں۔ باپ کے مقابلے پر بیٹا، بھائی کے مقابلے پر بھائی، مگر اسلام کی عظمت وسربلندی اور خدا اور اُس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آج تمام رشتوں سے بالاتر ہے۔ بدر کا میدان بتا رہا ہے کہ کمند اسلام سے رشتہ جوڑنے والوں کو سب غیر اسلامی رشتے توڑنے پڑتے ہیں، اسلام کی راہ میں اگر خونی رشتے بھی حائل ہوں تو اسلام سے بڑھ کر کچھ نہیں، باپ کو بیٹے سے نبرد آزما ہونا پڑتا ہے، بھائی بھائی کے سامنے ہوتا ہے۔

ہوئی حائل نہ راہ حق میں ندی شیر مادر کی ــــ کہ بڑھ کر کاٹ لی گردن برادر نے برادر کی

مجاہدین اسلام تاریخ میں اپنے رخ کو متعین کرنے کیلئے بے قرار ہیں۔ انہوں نے تمام دنیاوی عیش وعشرت اور لذتوں سے منہ موڑ لیا ہے اور اب وہ خدا اور اُس رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ جوڑ کر دونوں جہاں میں کامیابی سے ہمکنار ہونا چاہتے ہیں۔ مجاہدین آرزو شہادت میں پرجوش ہیں اور پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم ربّ کریم کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہیں۔ ردائے مبارک بار بار شانوں سے سرک جاتی ہے۔ فضائے بدر لب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے نکلی ہوئی دعا سے معمور ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمارہے ہیں اے اللہ تو اپنا وعدہ پورا فرما، خدایا یہ سامانِ غرور کے ساتھ آئے ہوئے قریش تیرے رسول کو جھوٹا ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ اے خدا اگر آج یہ مٹھی بھر جماعت ہلاک ہوگئی تو قیامت تک روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔

بارگاہ ایزدی میں گریہ وزاری کی یہ کیفیت دیکھ کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ عرض کرتے ہیں، یارسول اللہ ! آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ اللہ ضرور اپنا وعدہ پورا فرمائے گا اور فتح مسلمانوں کو نصیب ہوگی۔

نماز فجر کے بعد پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم جاں نثاران مصطفیٰ کی صف بندی فرماتے ہیں۔ آپ صفوں کو آراستہ کرتے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ سرداران قریش کی موت کی پیشین گوئی کرتے جاتے ہیں۔ ارشاد مبارک ہورہا ہوتا ہے ،ابوجہل یہاں مارا جائے گا، عتبہ یہاں قتل ہوگا، اُمیہ یہاں خاک نشین ہوگا۔ دنیا دیکھتی ہے کہ جنگ کے خاتمے کے بعد سرداران قریش ٹھیک اُن ہی مقامات پر ڈھیر تھے جن کی پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم نے نشاندہی فرمائی تھی۔ قلت تائید ایزدی سے کثرت پر غالب آتی ہے۔ باطل شکست کھا کر الٹے پاؤں بھاگ کھڑا ہوتا ہے اور غازیان اسلام کو فتح مبین حاصل ہوتی ہے۔ معرکہ بدر اسلام کیلئے نقطہ عروج ثابت ہوتا ہے اور اِس معرکے کے مذہبی اور ملکی حالات پر دوررس نتائج مرتب ہوتے ہیں۔

دیکھا جائے تو بعثت نبوی کے بعد حقیقتاً یہ اسلام کی ترویج واشاعت اور سربلندی کی جانب پہلا قدم تھا، جس نے کفر کی قوت کو ختم اور اُن کے باطل زعم کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا تھا۔ نصرت خداوندی نے مٹھی بھر مسلمانوں کو فتح ونصرت سے سرفراز فرمایا اور مجاہدین اسلام نے ثابت کردیا کہ راہ حق میں اعداد وشمار اور عددی برتری کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

اِس غزوہ کے بعد مسلمان ایک قوت قاہرہ بن کر ابھرے اور آزادی وحریت کے گیت گاتے ہوئے ابر کرم بن کر دنیا پر سایہ فگن ہوگئے۔ اِس غزوہ نے مسلمانوں کی بہادری وجرات کی دھاک سارے عرب پر بیٹھادی۔ اِس معرکے نے ایک نئی تہذیب کو جنم دیا۔ بتان شعوب کی گردن کاٹی گئی، غرور، حسب ونسب کو خاک میں ملا دیا گیا اور اِس غزوہ کے بعد نصف صدی کے اندر اندر مسلمانوں نے ساری دنیا کا نقشہ بدل کر رکھ دیا۔ اونٹوں اور بکریوں کے چرواہے اور صحراؤں کے بدوؤں نے پیغمبر انقلاب صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں قیصر وکسریٰ کی قباؤں کو چاک کرڈالا اور انہوں نے ثابت کردیا کہ دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت انہیں جادہ حق سے ہٹا نہیں سکتی، کیونکہ وہ فتح وشکست سے بے نیاز ہوکر صرف اور صرف رضائے الٰہی کے حصول کیلئے لڑتے ہیں۔

دوستو! یوم بدر غلبہ دین حق اور ابطال باطل کا دن ہے۔ اِس دن کفر کے مقدر میں ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ذلت آمیز شکست لکھ دی گئی اور اِس دن مطلع انسانیت پر ایک ایسی روشن صبح طلوع ہوئی جس سے کفر کے ایوانوں پر قیامت تک کیلئے لرزہ طاری ہوگیا۔ معرکہ بدر اسلام سے تجدید عہد وفا کا دن ہے۔ یہ دن اِس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ رزم حق وباطل میں میدان جنگ میں نکلنا اور موت کی آنکھوں میں آنکھیں ملانا مسلمانوں کا ہی شیوہ ہے۔ صحابہ کرام جہاد کی تمنا میں جیتے تھے اور شہادت

کے آرزومند رہا کرتے تھے۔ آج اُمت مسلمہ ذلت ورسوائی اور محکومی وغلامی کے گڑھے میں گری ہوئی ہے، جس کی اصل وجہ اپنے ماضی سے قطع تعلق اور دوری ہے، اُمت مسلمہ کو دوبارہ بام ثریا تک پہنچانے اور وقت کی یزیدی قوتوں کے خاتمے کیلئے فضائے بدر کا پیدا کیا جانا بہت ضروری ہے۔ ماضی کی روشن مثالیں ہمارے سامنے ہیں۔ یوم بدر ہمارا وہ تابناک ماضی ہے جس میں عزم وہمت اور فرمانبرداری کا سبق ہے۔ خدا اور بندے کی قربت کا پیغام ہے۔ مادی زندگی کی حقیقت اور فلسفہ عشق رسول نمایاں ہے۔ غزوہ بدر کا مطلب یہی ہے کہ صبر اور تقویٰ سے اللہ کی مدد نازل ہوتی ہے۔ صبر بزدلی کا نام نہیں ہے۔ بے بسی اور بے چارگی کا نام نہیں ہے۔ صبر ترکِ عمل کا نام نہیں ہے صبر نام ہے، مسلسل کام میں لگے رہنے کا اور نتیجہ تک پہنچنے کے لیے کوشش کرتے رہنے کا نام صبر ہے۔

اہل قبور کو فائدہ دینے والے امور

اس مختصر مضمون میں فقیر اہل قبور کو فائدہ دینے والے امور عرض کرتا ہے اہل اسلام کو چاہیے کہ ان امور کو عمل لائیں۔

دعا بعد جنازہ ❀ قرآن مجید میں ہے

اُجِیبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ (پارہ۲، سورۃ البقرۃ، آیت۱۸۶)

دعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

اس آیت کریمہ کے عموم میں دعائے بعد جنازہ بھی داخل ہے اور اسے بھی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے تو ضرور کرنی چاہیے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

إِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَى الْمَيِّتِ فَأَخْلِصُوا لَهُ الدُّعَاءَ

(سنن ابی داؤد، کتاب الجنائز، باب الدعاء للمیت، رقم الحدیث ۳۱۹۹، الصفحة ۵۷۵، مکتبة المعارف الریاض)

(سنن ابن ماجه، کتاب ماجاء فی الجنائز، باب ماجاء فی الدعاء فی الصلاة علی الجنازة، الجزء الثالث، رقم الحدیث ۱۴۹۷، الصفحة ۴۷، دار الجیل بیروت)

یعنی جب نماز جنازہ پڑھو تو اس کے لئے بخلوص دعا کرو۔

(مزید تفصیل فقیر کی کتاب دعا بعد نماز جنازہ میں پڑھیں)

فوت شدگان کی خوبیاں بیان کرنا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

اذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيهِمْ

(سنن ابی داؤد، کتاب الادب، باب فی النهی عن سب الموتی، رقم الحدیث ۴۹۰۰، الصفحة ۸۸۶، مکتبة المعارف الریاض)

(سنن الترمذی، کتاب الجنائز عن رسول اللہ، باب آخر، رقم الحدیث ۱۰۱۹، الصفحة ۲۴۲، مکتبة المعارف الریاض)

یعنی اپنے فوتوں کی خوبیاں بیان کرو، اوران کی برائیوں کے ذکر سے باز رہو۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کچھ لوگ جنازہ لے کر گزرے جو میت کی تعریف کرتے جاتے تھے حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واجب ہوئی۔ پھر اور جنازہ لے کر گزرے اور وہ میت کی بدگوئی کرتے جاتے تھے تو حضور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا واجب ہوئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا واجب ہوئی تو فرمایا اس کی تم نے تعریف کی اس کیلئے جنت واجب ہوئی اور دوسرے کی تم نے برائی بیان کی تو اس کے لئے دوزخ واجب ہوئی تم زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہو اور ایک روایت میں ہے کہ مومن زمین میں اللہ تعالیٰ کے گواہ ہیں۔ (مشکوٰۃ)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کے مسلمان ہونے اور نیک ہونے کی چار آدمی شہادت دیں اسے اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل فرمائے گا۔ ہم نے عرض کی اور تین فرمایا تو تین حضور علیہ السلام نے فرمایا واجب ہوئی۔ ہم نے عرض کی اور تین فرمایا اور تین یعنی جس کی بہتری کی دو آدمی شہادت دیں اسے بھی اللہ تعالیٰ بہشت میں داخل فرمائے گا۔ پھر ہم نے ایک کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت نہ کیا۔

ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ وصال یافتہ کی خوبیاں اور نیکیاں ذکر کرنی چاہیے اور برائیوں کا ذکر نہ کرنا چاہیے کہ مومن کی شہادت بارگاہِ رب العالمین میں خصوصی مقام رکھتی ہے۔

نمازِ جنازہ میں چالیس آدمیوں کی شفاعت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا جس کسی نے نماز جنازہ میں ایسے چالیس آدمی پڑھیں جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کچھ شرک نہیں کرتے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ان کی شفاعت قبول فرماتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

اگر چالیس سے زیادہ آدمی نماز جنازہ میں شریک ہوں تو ان کی شفاعت تو ضرور ہی قبول ہوگی۔ لہٰذا مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ نماز میں شریک ہوکر اپنے بھائیوں کی امداد کیا کریں۔

قبر پر چھڑکاؤ کرنا اور کنکرے رکھنا حضرت جعفر بن محمد رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (بوقت دفن) میت پر اپنے ہاتھ سے تین بار مٹی ڈالی اور اپنے بیٹے حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک پر پانی چھڑکا اور کنکر لے کر رکھ۔ (مشکوٰۃ شریف باب دفن میت)

حضرت جعفر سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور پر حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ نے مشک کے ساتھ پانی چھڑکا اور حضرت مطلب بن وداعہ کی روایت ہے کہ حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ کی قبر کے سر پر حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک وزنی پتھر رکھا اور فرمایا میں اس سے اپنے برادر کی قبر کو نشانی کرتا ہوں اور جو میرے اہل سے فوت ہوگا

اسے اس کے قریب دفن کروں گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

ان روایات سے واضح ہوا کہ قبروں پر چھڑکاؤ کرنا اوران پر نشانی اور پختگی کے لئے پتھر وغیرہ لگانا جائز ہے۔

بعداز دفن قبر پر ٹھہرنا﴾ دفن کے بعد کچھ دیر تک قبر پر ٹھہرنا میت کو راحت دیتا ہے۔ حضرت عمر بن عاص نے بوقت وصال اپنے لڑکے کو وصیت کی کہ جب میں فوت ہو جاؤں تو میرے ساتھ نہ کوئی رونے والا جائے نہ آگ اور جب مجھے دفن کرو تو آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا بعد ازاں میری قبر کے ماحول اونٹ ذبح کرکے گوشت تقسیم ہونے کی مقدار تک ٹھہرنا کہ میں تمہارے ساتھ آرام پکڑوں اور سمجھوں کہ منکر نکیر کو کس جواب سے واپس کرتا ہوں۔ (مشکوٰۃ و مسلم)

بعد دفن دعا کرنا﴾ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دفن میت سے فارغ ہوتے تو اس پر ٹھہر کر فرماتے اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو پھر کچھ دیر ٹھہر کر اس کیلئے ثابت قدمی کا سوال کرو کیونکہ وہ اب سوال کیا جارہا ہے (مشکوٰۃ شریف باب عذاب القبر)

فائدہ﴾ اس حدیث پاک سے بعداز دفن متصل اور کچھ دیر بعد دعا کرنیکا ثبوت ملتا ہے۔

مزاروں پر پھول ڈالنا﴾ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو قبروں پر گزرے فرمایا اِنہیں عذاب ہو رہا ہے اور بڑی چیز (جس سے پرہیز مشکل ہو) میں نہیں ایک تو پیشاب سے پرہیز نہیں کرتا تھا دوسرا چغل خور تھا، پھر ایک سبز شاخ پکڑ کر آدھی ایک قبر پر گاڑ دی اور آدھی دوسری پر۔ صحابہ کرام نے دریافت کیا تو فرمایا میں نے ایسا اس اُمید پر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اُن سے عذاب میں تخفیف فرمائے جب تک خشک نہ ہوں (مشکوٰۃ شریف از بخاری و مسلم)

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ تر چیز کی تسبیح سے اہل قبور کو فائدہ ہوتا ہے جس سے پھول وغیرہ ڈالنے کا جواز ثابت ہوا۔ پھر تر شاخوں کی تسبیح سے فائدہ ہوتا ہے تو قرآن مجید اور دیگر اذکار سے کیوں نہ فائدہ ہوگا؟

شرح الصدور میں حضرت قتادہ سے ہے کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ وصیت کرتے تھے کہ جب میں مر جاؤں تو میری قبر پر کھجور کی دو شاخیں تر رکھ دینا۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ قبر کے پاس درخت لگانے کا یہ حدیث اصل ہے۔

اہل قبور کے لئے مالی صدقہ﴾ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے ہے کہ آپ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری مائی فوت ہوگئی ہے ان کے لئے کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا پانی تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھدوایا، اور فرمایا

هَذِهِ لِأُمِّ سَعْدٍ

(سنن ابی داؤد، کتاب الزکاۃ، باب فی فضل سقی الماء، رقم الحدیث ۱۶۸۱، الصفحۃ ۲۹۱، مکتبۃ

المعارف الریاض)

یعنی یہ کنواں سعد کی ماں کے لئے ہے۔اس سے ثابت یہ ہوا کہ اہل قبور کی طرف نسبت کرنے سے چیز حرام نہیں ہوتی۔
اہل علم کی قبریں روشن ہوتی ہیں۔امام احمد رحمتہ اللہ علیہ نے اخراج کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ علم دین سیکھو اور لوگوں کو پڑھاؤ کیونکہ میں علم پڑھنے اور پڑھانے والوں کی قبروں کو روشن کرتا ہوں تاکہ وہ نہ گھبرائیں۔

مزارات پر عمارت بنانا﴾ قرآن مجید سورہ کہف میں قصہ اصحاب کہف میں ہے

قَالَ الَّذِیۡنَ غَلَبُوۡا عَلٰۤی اَمۡرِهِمۡ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَیۡهِمۡ مَّسۡجِدًا (پارہ ۱۵،سورۂ الکھف،آیت ۲۱)

وہ بولے جو اپنے کام میں غالب رہے تھے قسم ہے کہ ہم تو ان (اصحاب کہف) پر ضرور مسجد بنائیں گے۔

اس آیت میں اصحاب کہف پر مسجد بنانے کا ذکر ہے اور مسجد عمارت ہی ہوتی ہے جس سے مزار پر عمارت وگنبد بنانے کا جواز ثابت ہے۔

آہ حضرت سید محمد مزمل شاہ صاحب

حضور فیض ملت محدثِ بہاولپوری کے مایہ ناز شاگرد حضرت علامہ پیر سید مزمل شاہ صاحب سجادہ نشین موازوالہ میانوالی گذشتہ شب برات انتقال کر گئے۔موصوف ایک طویل عرصہ بہاولپور میں حضور فیض ملت کی خدمت میں رہ اکتساب فیض کرتے رہے قدیم وجدید علوم پر ید طولیٰ رکھتے تھے ان کے حلقہ ارادت میں سندھ پنجاب اور بلوچستان سے بکثرت لوگ شامل ہیں ان کی وصیت کے مطابق کوئٹہ میں ان کے قائم کردہ درسگاہ میں دفنایا گیا۔

حضرت علامہ عبدالرزاق سیالوی کو صدمہ

میانوالی کے ہردل عزیز عالم حضرت مولانا عبدالرزاق سیالوی کے جواں سال صاحبزادے حضرت علامہ مولانا قاری محمد عتیق الرحمٰن سیالوی ٹریفک حادثہ میں شہید ہوئے۔اِنَّالِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیۡهِ رَاجِعُوۡن

☆ حضور فیض ملت کے عقیدتمند حضرت حاجی اللہ داد مہروی (بستی آرائیاں) بہاولپور کا انتقال ہوا۔

☆ کنزالعلماء حضرت علامہ محمد اشرف آصف جلالی (لاہور) کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا۔

جامعہ اویسیہ رضویہ بہاولپور میں ان کے ایصال ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔اللہ تعالیٰ حضرت جلالی صاحب اور ان کے خانوادہ میں اس عظیم صدمہ صبر جمیل عطاء فرمائے۔قارئین کرام سے مرحومہ کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

(ادارہ)

مختصر سوانحی خاکہ فیض ملت حضرت علامہ محمد فیض احمد اُویسی صاحب محدث بہاولپوری

نام:......محمد فیض احمد

کنیت......ابوالصالح

تخلص ونسبت:......قادری اُویسی، رضوی

ولدیت:......مولانا نوراحمد صاحب

خطابات:......استاذ العلماء، مفسر اعظم، عمدۃ المحدثین، فیض ملت، صاحب تصانیف کثیرہ، رئیس التحریر، محدث بہاولپوری

جائے پیدائش وسن۔ بستی حامد آباد ضلع رحیم یار خان 1932ء

ذات:......جٹ لاڑ (جام)

شجرہ نسب:......آپ کا شجرہ نسب حضرت عباس بن عبدالمطلب سے جا کر ملتا ہے۔

خاندانی پیشہ:......زراعت / کاشتکاری

ابتدائی تعلیم: اپنے والد ماجد مولانا نوراحمد صاحب سے حاصل کی۔

حفظ قرآن:......استاد جان محمد، حافظ سراج احمد، حافظ غلام یسین

درس نظامی:......خورشید ملت علامہ حضرت خورشید احمد فیضی اور مولانا عبدالکریم اعوان فیضی، مولانا سراج احمد مکھن بیلوی رحمۃ اللہ علیہم

دورہ حدیث۔محدث اعظم پاکستان علامہ مولانا سردار احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ فیصل آباد

درس وتدریس:......علامہ محمد فیض احمد اُویسی صاحب نے 1952ء میں اپنی بستی حامد آباد میں ایک چھوٹے سے مدرسے کی بنیاد رکھی اور درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔

بہاولپور آمد:...... 1963ء میں آپ بہاولپور تشریف لائے، اور قطعہ اراضی 5 کنال خرید کر سیرانی مسجد اور مدرسہ جامعہ اُویسیہ کی بنیادیں استوار کیں، آج یہ عالیشان مسجد اور مدرسہ محکم الدین سیرانی روڈ پر دکھائی دیتا ہے۔

مشہور اُردو کتب:......سفرنامہ شام وعراق، فتاویٰ اُویسیہ، شرح حدائق بخشش، تفسیر فیوض الرحمٰن ترجمہ روح البیان، ذکر

سیرانی، ترجمہ وتشریح صحاح ستہ، ترجمہ کیمیائے سعادت، ترجمہ احیاء العلوم، ترجمہ مکاشفۃ القلوب، ترجمہ شرح الصدور، ترجمہ البدور السافرہ فی احوال الآخرہ، ترجمہ الساعہ (قیامت کی نشانیاں)، الزواجر عن اقتراف الکبائر اُردو جہنم سے بچانے والے اعمال۔

مشہور سرائیکی کتابیں:......تاریخی کتاب 'ابن جریر طبری' کا سرائیکی ترجمہ، سرائیکی نعتوں کا مجموعہ، شرح دیوان فرید، ترجمہ کریما سعدی، سرائیکی ترجمہ تنویر الملک مع حواشی، سائنس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے قدماں وِچ،

سندھی زبان میں کتب:......بدعت جا آھی، کاروکاری جو تباہ کاریاں

کتابوں کی کل تعداد:......علامہ اُویسی صاحب کی چھوٹی بڑی کتابوں کی تعداد تقریباً چار ہزار ہیں۔

شادی واولاد:...... علامہ اُویسی صاحب نے دو شادیاں کی تھیں، دوسری شادی اُنہوں نے عمر کے آخری حصے میں کی جس سے کوئی اولاد نہیں ہے۔ پہلی گھر والی سے چار بیٹے اور ایک بیٹی پیدا ہوئے۔ مفتی محمد صالح اویسی (جو آپ کی حیات میں شہید ہوئے) محمد عطاء الرسول اویسی، محمد فیاض احمد اویسی، محمد ریاض احمد اویسی

تلامذہ:......علامہ اُویسی صاحب کے شاگردوں کی تعداد ہزاروں میں ہے پوری دُنیا میں اُن کے تربیت یافتہ علماء موجود ہیں۔

سیر وسیاحت:...... سعودی عرب، شام، عراق اور انگلینڈ (انگلینڈ میں ۳ ماہ قیام کے دوران ترجمہ فیض القرآن مکمل کیا)

وصال:......۱۵ رمضان المبارک ۱۴۳۱ھ بمطابق ۲۶ اگست ۲۰۱۰ بروز جمعرات بعد نماز فجر

مدفن:......آپ کو جامعہ اُویسیہ رضویہ سیرانی مسجد بہاولپور کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا، جن کا مزار پُر انوار جلوہ خلائق ہے۔

خاص بات:......علامہ اُویسی صاحب کی تفسیر روح البیان پاکستان وہندوستان سمیت پوری دُنیا میں جہاں اردو خواندہ حضرات ہیں مقبول ہو چکی ہے۔ اور علامہ اویسی صاحب نے فرمایا ہے کہ میری ہر کتاب ہر پبلشر، اِدارہ، فرد شائع کر سکتا ہے۔ اُمت مسلمہ کی بھلائی کیلئے کسی قسم کی کوئی شرط یا پابندی نہیں ہے۔

از قلم:......ملک محمد صادق موتھا جلال پور پیروالہ